بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آمدنِ عید مبارک

میرے پیارے احمدی عزیزو، دوستو بزرگو

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے آپ سب بفضل اللہ تعالیٰ بخیریت ہونگے۔ آپ کو یاد ہوگا جنوری ۲۰۰۸ء کے ماہانہ سرکلر میں مجلس اِنصاراللہ جرمنی کی قیادت تعلیم نے سالِ گذشتہ (جو جماعتِ احمدیہ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے طور پر منایا) کی پہلی سہ ماہی کیلئے جو تعلیمی نصاب (انصار بھائیوں کیلئے) مقرر فرمایا تھا اِس میں علاوہ اور باتوں کے بانئے سلسلہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ایک فارسی اِلہام

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

ترجمہ: اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو

بھی اِس تاکید کیساتھ شامل تھا کہ اِسے زبانی یاد کریں۔ یوں تو مقررہ تعلیمی نصاب کی سب باتیں ہی یاد رکھنے کے قابل اور لائق توجہ تھیں، اور مجھے اُمید ہے کہ آپ نے حسبِ ہدایت اِن پر عمل بھی کیا ہوگا۔ لیکن جہاں تک مذکورہ بالا اِلہام کے زبانی یاد کرنے کی ہدایت تھی اِسکی بہرحال اپنی جگہ ایک خاص اہمیت اور انفرادیت ہے۔ اور اِس حقیقت سے آج بھی انکار ممکن نہیں۔ قیادت تعلیم نے تو نجانے اِس الہام کو کس پسِ منظر میں شامل نصاب کیا اور اِسے ہی کیوں چنا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض حسنِ اتفاق نہیں بلکہ ارادہ اِلٰہی کے عین مطابق تھا۔ خصوصاً جب جماعت احمدیہ اپنی خلافت کا سوواں (۱۰۰) سال مناتے ہوئے ایک نئے عہد میں داخل ہورہی تھی۔ اور یہ عہد ''بدلتے موسموں'' کی نوید کیساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی بتا رہا تھا اور بتا رہا ہے کہ یہ ''اِتفاق'' خالی از علت نہیں بلکہ بانئے سلسلہ کے دعاوی اور اِلہامات کے تسلسل میں فی الواقع ''موسمِ عید'' ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تو بانئے سلسلہ اور آپکی معرفت آپکی جماعت کو ''ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت'' کہہ کر ہمیں عید کے آنے کی خبر دے رہا ہے اور ہم جو آپؑ سے منسوب ہیں یہ سُن کر بھی چپ رہیں، آنکھیں موند لیں، منہ پھیر لیں بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔؟ دراصل اِس اِلہام میں ایک بہت بڑا پیغام بھی ہے اور ایک قسم کی اِبتلاء بھی۔ پیغام یہ کہ ''عید تو ہے'' اور اِبتلاء یہ کہ ''چاہے کرو یا نہ کرو''۔ گویا عید کا کرنا یا نہ کرنا ہماری صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اِس لیے لازم ہے کہ ہم اِس اِلہام کو محض زبانی یاد کرنے پر ہی اِکتفا نہ کریں، بلکہ اِس کو ''بحالاتِ موجودہ'' اِسکے صحیح سیاق وسباق میں سمجھنے اور پھر اِس پر عمل پیرا ہونے کی دِل وجان سے کوشش بھی کریں۔ چونکہ احباب جماعت کی اکثریت اِس اِلہام کے حقیقی مفہوم اور اُسکے پس منظر سے صحیح آگہی نہیں رکھتی کہ ایسا کیوں فرمایا گیا کہ ''کرو یا نہ کرو''۔ سو اِس سلسلہ میں خاکسار کا دعوٰی جہاں ایک طرف آپ سب کی توجہ کا طالب ہے، وہاں ساتھ ہی اب نئی منظر عام پر آنے والی میری کتاب آمدنِ عید مبارک بادت میں اس الہام کی تفصیل (بھی) مہیا کردی گئی ہے۔ میری دُعا ہے کہ ہماری جماعتی اور تعلیمی قیادت جن اُمور تک آپ کو ''زبانی کلامی'' محدود کررہی ہے، آپ ایک قدم آگے بڑھ کر اُن سب کی حقیقت اور ماہیت کو بھی سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔ آمین ثم آمین

خاکسار

عبدالغفار جنبہ / کیل۔ جرمنی

مورخہ ۲۲۔ اپریل ۲۰۰۹ء

اے فخرِ رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدۂ ز راہِ دُور آمدۂ

اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے تو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستہ سے آیا ہے۔

(تذکرہ۔۱۳۱)

آمدنِ عید مبارک بادت

عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو

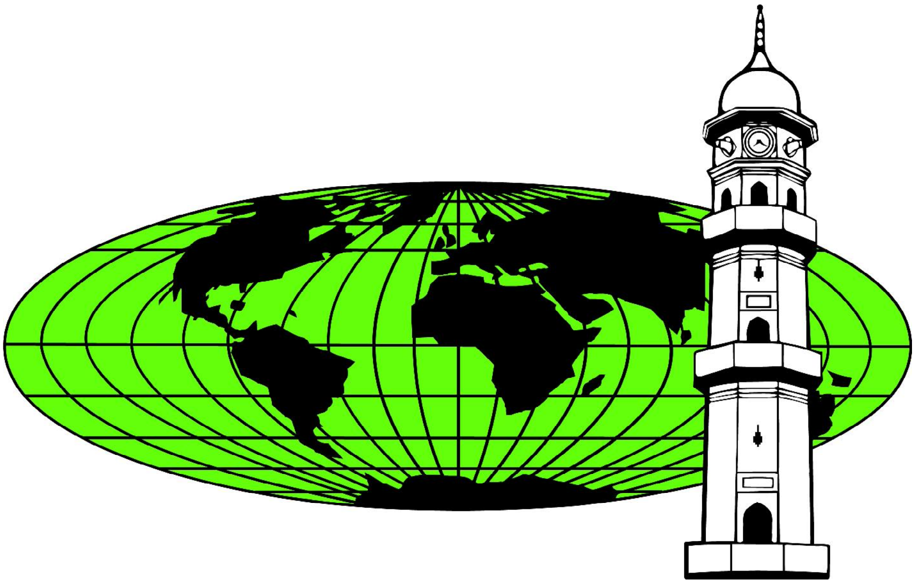

عبدالغفار جنبہ

قیادت تعلیم

آپ کی خدمت میں اس سال کی پہلی سہ ماہی جنوری ، فروری ، مارچ 2008ء کا تعلیمی نصاب ارسال کیا جارہا ہے۔ تمام انصار بھائی اس نصاب کا بغور مطالعہ کریں اور جو اُمور یاد کرنے کی غرض سے بھجوائے جارہے ہیں انہیں یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے علم کو بڑھاتا چلا جائے اور اس پاک علم کی روشنی سے ہمارے عمل کی راہوں کو منور کردے اور ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین ثم آمین

تعلیمی نصاب

نماز : نماز ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

حدیث : یہ حدیث زبانی یاد کریں۔ **اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ** ترجمہ گُناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے

تشریح : گُناہ پر لفظی توبہ کُچھ چیز نہیں۔ جب تک شرمندگی اور پشیمانی ساتھ نہ ہو

الہام : حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی الہام زبانی یاد کریں۔

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت ترجمہ : اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو

مطالعہ کتب : خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت مرکزی کمیٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب رسالہ الوصیت مقرر کی ہے اس کا بغور مطالعہ کریں سہ ماہی کے آخر میں اس کا تحریری امتحان بھی ہوگا

یاد رکھنے کیلئے چھوٹی سی بات: یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن شریف بُلاتا ہے اس کے سوا سب انسان پرستیاں یا نفس پرستیاں ہیں

آداب گفتگو : مقولہ مشہور ہے پہلے تولو پھر بولو کیونکہ زبان وہ آلہ ہے جو انسان کی دلی حالت اور اس کے خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ عضو ہے جس کے ذریعہ انسان جنت یا دوزخ میں جائیگا۔ عام زندگی میں خصوصی طور پر دعوت الی اللہ کیلئے گفتگو کے اسلامی آداب کا جاننا ضروری ہے:-

نمبر ۱ : سچی اور صاف بات کریں۔ بات میں پیچ نہ ہو۔ نمبر ۲ : غیبت جیسی گھناؤنی برائی سے بچا جائے۔

نمبر ۳ : گفتگو پاکیزہ ہو۔ حدیث میں آتا ہے پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے اور آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بھی۔

نمبر ۴ : گفتگو میں مبالغہ سے کام نہ لے۔ بیہودہ اور فحش کلامی نہ کریں نمبر ۵ : بات اچھی ہو تو ضرور کہیں ورنہ خاموشی بہتر ہے۔

نمبر ۶ : غصے اور جوش میں آکر جلدی جلدی بات نہیں کرنی چاہئے۔ تحمل سے گفتگو کریں۔ بے جا غصہ میں کہی ہوئی بات اپنا اثر کھو بیٹھتی ہے۔

نمبر ۷ : سنی سنائی بات کو آگے پھیلانا درست عمل نہیں۔ افواہیں پھیلانے سے معاشرہ کی سالمیت اور امن کو نقصان پہنچتا ہے۔

نمبر ۸ : جھوٹی گواہی دینا اور بات بات پر قسم کھانا بھی اچھا عمل نہیں ہے۔

نمبر ۹ : آنحضور ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے جبڑوں اور ٹانگوں کے شر سے بچایا وہ جنت میں داخل ہوا۔

نمبر ۱۰ : گفتگو کے دوران اسلامی شعار کو اپنانا چاہئے جیسے جزاکم اللہ ۔ انشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ الحمدللہ۔